معروف عالم دین، خانقاہ سراجیہ کے مہتمم مولانا خان محمد مدظلہ نے لکھا ہے جو کتاب کے مندرجات کی ثقاہت کا واضح ثبوت ہے۔ اہل علم وعرفان اور جویانِ حق اس کتاب کو مفید مطلب پائیں گے۔ مکتبہ جمال کے منتظمین بھی اس کتاب کی اشاعت پر بجا طور پر تحسین و آفرین کے مستحق ہیں۔ کتاب سفید کاغذ پر خوبصورت انداز میں شائع کی گئی ہے۔ جلد مضبوط اور ٹائٹل خوشنما ہے۔

(۲)

نام کتاب : ارکانِ اسلام

مصنف : مولانا ابوالکلام آزاد

مرتب : میاں مختار احمد کھٹانہ

ضخامت: 392 صفحات ...... قیمت :160 روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ جمال، تیسری چھت، حسن مارکیٹ، اردو بازار لاہور

مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ برصغیر کے نامور عالم دین، بلند پایہ ادیب، اونچے درجے کے خطیب اور عبقری انسان تھے۔ آپ جیسی منفرد خوبیوں کے مالک انسان بہت کم پائے جاتے ہیں۔ آپ کو بجا طور پر ابوالکلام کہا جاتا ہے۔ متحدہ برصغیر میں آپ نے ''الہلال'' اور ''البلاغ'' جاری کئے۔ اگرچہ ان جرائد کی عمر سوا تین سال سے زیادہ نہ تھی مگر یہ شہرت کے آسمان پر آفتاب بن کر چمکے۔ آج بھی ان رسائل کی فائلیں بڑی عقیدت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ آپ قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ نے اسلامی تعلیمات پر مشتمل بہت سا لٹریچر چھوڑا جو آج بھی نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

آپ جو لکھتے پورے اعتماد سے لکھتے اور جو کہتے پوری ذمہ داری سے کہتے۔ چنانچہ انہوں نے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر قلمبند کی تو اسے وہ قبولِ عام ملا کہ شاید و باید۔ زیرتبصرہ کتاب میں مولانا کی مختلف تحریروں سے توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے متعلق مواد یک جا کر دیا گیا ہے۔ ارکانِ اسلام کی حقیقت جاننے کے لئے یہ کتاب نہایت موزوں ہے۔ مولانا کی بدیع الاسلوب تحریریں اور ایمان افروز تقریریں حد درجہ مؤثر اور دلنشیں ہوتی ہیں۔

اس کتاب میں عقیدۂ توحید کا ذکر ایک سو سے زائد صفحات پر محیط ہے، جس میں اس مسئلے

کے علمی، عملی، عقلی اور فلسفیانہ ہر پہلو پر سیر حاصل اظہار خیال کیا گیا ہے۔ ربوبیت کی صفت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اگر ایک شخص بھوکے کو کھانا کھلا دے یا محتاج کو روپیہ دے دے تو یہ اس کا کرم ہوگا' جود ہوگا' احسان ہوگا' لیکن وہ بات نہ ہوگی جسے ربوبیّت کہتے ہیں۔ ربوبیّت کے لئے ضروری ہے کہ پرورش اور نگہداشت کا ایک جاری اور مسلسل اہتمام ہو اور ایک وجود کو اس کی تکمیل و بلوغ کے لئے وقتاً فوقتاً جیسی کچھ ضرورتیں پیش آتی رہیں' ان سب کا سروسامان ہوتا رہے۔ نیز ضروری ہے کہ یہ سب کچھ محبت وشفقت کے ساتھ ہو' کیونکہ جو عمل محبت وشفقت کے عاطفہ سے خالی ہوگا ربوبیّت نہیں ہوسکتا۔''

دیکھا آپ نے تفہیم کا انداز! اس سے زیادہ تاثیر کہاں سے آئے گی۔

حقیقت نماز کے سلسلہ میں ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''غور کرو! جو نماز تم پڑھتے ہو' جس عبادت پر تمہیں ناز ہے اور جو اندازِ پرستش تم نے قائم کر رکھا ہے' وہ حقیقت سے کس قدر دور ہے؟ کیا اس نے کبھی تمہیں فواحش ومنکرات سے روکا؟ کیا اس کے ذریعے تمہارا کردار پاک و بلند ہوسکا؟ کیا اس کی مواظبت نے تم میں کوئی روحانیت پیدا کی؟ کیا تمہاری تنزل پذیر حالت اس کے طفیل ذرا سی بدلی؟ کیا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشتہ تمہارے ہاتھ آسکا۔ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر کیا یہ وہی نماز ہے جس کی نسبت حضرت فاروق اعظم ﷺ نے بے خودانہ لہجے میں فرمایا تھا: ''**لَا حَظَّ فِی الْحَیَاۃِ وَقَدْ عَجُزَتْ عَنْ اِقَامَۃِ الصَّلَاۃِ**''۔ (ادائے نماز ہی کی استطاعت نہ رہی تو پھر زندگی میں کیا لطف رہا؟)''

الغرض ارکانِ اسلام کی حقیقت جاننے کے لئے اس کتاب کی اہمیت مسلّم ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد برصغیر میں ایک ممتاز سیاست دان کی حیثیت سے بھی ابھرے۔ اُن کے سیاسی نظریات کے ساتھ لوگوں کو شدید اختلاف ہوا' مگر ان کا علمی اور ادبی پایہ بحالہ بلند رہا اور آج بھی بلند ہے۔

کتاب ارکان اسلام کی تفہیم پر اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے۔ نہ صرف عام لوگوں بلکہ علماء و خطباء کے پڑھنے کی چیز ہے۔ کتاب کا ٹائٹل خوبصورت اور جلد مضبوط ہے۔